از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف راجستھان و دیگر

بنام

امرت لال گاندھی و دیگر اراں

تاریخ فیصلہ: 10 جنوری 1997

[جے ایس ورما اور بی این کرپال، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت:

جودھ پور یونیورسٹی پنشن ضابطے، 1990-پنشن-آخری تاریخ-پنشن اسکیم-1986 میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی طرف سے مقرر کردہ کمیٹی نے پنشن اسکیم متعارف کرانے کے لیے سفارشات پیش کیں لیکن سنڈیکیٹ اور یونیورسٹی کی ایوان بالانے سفارشات پیش کیں لیکن اس مقصد کے لیے کوئی تاریخ متعین نہیں کی گئی-ریاستی حکومت نے 1.1.1990 سے پنشن اسکیم متعارف کرانے کی منظوری دی-اس کے بعد، یونیورسٹی کی کابینہ نے اپنی منظوری دی، پنشن کے قواعد وضع کیے اور 1.1.1990 پر یا اس کے بعد ملازمت میں موجود اساتذہ کو مذکورہ پنشن اسکیم کے تحت آنے کا اختیار دیا گیا-قرار پایا کہ، ایسے حالات میں، آخری تاریخ کا تعین 1.1.1990 کے طور پر اور 1.1.1986 کے طور پر نہیں، من مانی یا بغیر کسی وجہ کے-جودھ پور یونیورسٹی جنرل پروویڈنٹ فنڈ ضابطے، 1990-

آئین ہند 1950: آرٹیکل 136-

فریقین-نظر ثانی شدہ پنشن اسکیم-ریاستی حکومت کی منظوری کے بعد یونیورسٹی کے ذریعے متعارف کرایا گیا-عدالت عالیہ نے اس اسکیم کو 1.1.1986 سے لاگو قرار دیا-صرف ریاستی حکومت نے اور نہ کہ یونیورسٹی نے عدالت عالیہ س کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کی-عدالتِ عظمیٰ نے پنشن اسکیم کو 1.1.1990 سے لاگو قرار دیا-قرار پایا کہ: عدالت عالیہ کا فیصلہ ابھی تک اثر انداز نہیں ہوا

-یونیورسٹی نے دائرہ کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ ریاست نے دائرہ کیا تھا۔ ان حالات میں، یونیورسٹی کی طرف سے اپیل دائرہ کرنے کی تشریح یونیورسٹی کی طرف سے عدالت عالیہ کے فیصلے کی درستی کی قبولیت کے طور پر نہیں کی جاسکتی۔

جواب دہندگان یونیورسٹی اور کالجوں کے اساتذہ تھے اور اصل میں شراکت دار پروویڈنٹ فنڈ کے قوانین کے تحت چلتے تھے اور ان پر کوئی پنشن اسکیم لاگو نہیں تھی۔ 1986 میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی تشکیل کردہ ایک کمیٹی نے جواب دہندگان کے لیے پنشن۔ بمعہ۔ گریجویٹ اسکیم میں توسیع کی سفارش کی۔ مذکورہ سفارشات کے مطابق، یونیورسٹی میں پنشنری اسکیم متعارف کرانے کے لیے سنڈیکیٹ اور ایوان بالا کی طرف سے قراردادیں منظور کی گئیں لیکن اس مقصد کے لیے کوئی تاریخ متعین نہیں کی گئی۔ اس اسکیم کے تحت جواب دہندگان شراکت دار پروویڈنٹ فنڈ یا پروویڈنٹ فنڈ کے بدلے پنشن کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ چونکہ مجوزہ اسکیم کے مالی مضمرات تھے، اس لیے یونیورسٹی کو حکومت سے منظوری لینا پڑی۔ ریاستی حکومت نے 1.1.1990 سے ریاست کی یونیورسٹیوں میں پنشن اسکیم متعارف کرانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کے مطابق یونیورسٹی کی کابینہ نے سنڈیکیٹ اور ایوان بالا کی قراردادوں کی منظوری دی۔ اس کے بعد، پنشن ضابطے 1990 اور جنرل پروویڈنٹ فنڈ ضابطے 1990 بنائے گئے اور ان تمام افراد سے اختیارات طلب کیے گئے جو 1.1.1990 پر یا اس کے بعد یونیورسٹی کی ملازمت میں تھے تاکہ وہ کسی بھی ضابطے کے تحت چلنے کے لیے اپنے اختیارات دیں۔

جواب دہندگان نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں 1.1.1990 کے بجائے 1.1.1986 سے نظر ثانی شدہ پنشن اسکیم کا دعویٰ کیا گیا۔ عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کی اجازت دے دی۔ اپیل کنندہ سے نالاں ہونے کی وجہ سے ریاست نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔ لیکن یونیورسٹی نے کوئی اپیل دائر نہیں کی۔

اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ ریاستی حکومت نے حکمت عملی کے معاملے کے طور پر فیصلہ کیا ہے کہ نظر ثانی شدہ پنشن اسکیم کو 1.1.1990 سے لاگو کیا جانا ہے، اس فیصلے کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا؛ اور چونکہ ریاست نے اپیل دائر کی تھی، اس لیے یونیورسٹی نے اپنا ایک درخواست دائرہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

جواب دہندگان کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ یونیورسٹی نے اپیل دائر نہیں کی ہے اس لیے اس بات پر غور کیا جانا چاہیے کہ یونیورسٹی نے عدالت عالیہ کے فیصلے کی درستی کو قبول کر لیا ہے اور اس لیے نظر ثانی شدہ پنشن اسکیم کو 1.1.1986 سے لاگو کیا جانا چاہیے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1. عدالت عالیہ کے لیے 1.1.1990 کے بدلے 1.1.1986 کی تاریخ کو تبدیل کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ یہ واضح ہے کہ پنشن اسکیم متعارف کرانے کے لیے، جس میں مالی مضمرات کا تصور کیا گیا تھا، ریاستی حکومت کی منظوری درکار تھی۔ سنڈیکیٹ اور یونیورسٹیوں کی ایوان بالانے، جب انہوں نے 1986 میں اپنی سفارشات پیش کی تھیں، کسی مخصوص تاریخ کا ذکر نہیں کیا تھا جس سے پنشن اسکیم کو لاگو کیا جانا تھا۔ ان کی سفارشات منظوری سے مشروط تھیں۔ ریاستی قانون سازی کی جانب سے یونیورسٹی پنشن قواعد اور جنرل پروویڈنٹ فنڈ قواعد کو منظور کرنے کے بعد حکومت کی جانب سے منظوری دی گئی۔ حکومت نے عدالت عالیہ کے سامنے اپنے بیان حلفی میں کہا کہ 1.1.1990 کی آخری تاریخ کا جواز "مکمل طور پر اقتصادی" تھا۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ آخری تاریخ طے کرتے وقت ادائیگی کی صلاحیت متعلقہ یا درست غور نہیں ہے۔ یونیورسٹی، 1991 میں، پنشن کے ضوابط کو درست طریقے سے تشکیل دے سکتی ہے جسے ممکنہ طور پر لاگو کیا جائے۔ تاہم، اس نے انہیں محدود پس منظر پیش کرنے کا انتخاب کیا تاکہ پنشن کے ضوابط کو ماضی سے متعلق عمل دینے کے مالی اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے ملازمین کی ایک بڑی تعداد کا احاطہ کیا جاسکے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ 1.1.1990 پر یا اس کے بعد سبکدوش ہونے والے ملازمین پنشن یا پروویڈنٹ فنڈ حاصل کرنے کا اختیار استعمال کر سکیں گے۔ ضابطوں کو ماضی سے متعلق بنانے کا مالی اثر آخری تاریخ طے کرتے وقت واحد غور ہو سکتا ہے۔ لہذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ آخری تاریخ من مانی طور پر یا بغیر کسی وجہ کے طے کی گئی تھی۔

ریاست مغربی بنگال و دیگر اہم ریاستوں بہاری ڈے و دیگر اہم، [1993] 4 ایس سی سی 62 اور یونین آف انڈیا بنام پی این مینن و دیگر اہم، [1994] 4 ایس سی سی 68، پر انحصار کیا۔

ڈی آر نیم بنام یونین آف انڈیا، اے آئی آر (1967) ایس سی 1301، حوالہ دیا گیا۔

1.2. یہ سچ ہے کہ یونیورسٹی نے کوئی اپیل دائر نہیں کی ہے لیکن ریاست نے عدالت عالیہ کے فیصلے کی درستگی کو چیلنج کیا ہے۔ چونکہ عدالت عالیہ کے فیصلے کو ابھی تک نافذ نہیں کیا گیا تھا اور یونیورسٹی نے صرف اس وجہ سے اپیل دائر نہ کرنے کا فیصلہ کیا کہ ریاست نے اپیل دائر کی تھی، یونیورسٹی کی طرف سے اپیل نہ کرنے کی تشریح یونیورسٹی کی طرف سے عدالت عالیہ کے فیصلے کی درستگی کی قبولیت کے طور پر نہیں کی جاسکتی۔

پسیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 9710-17، سال 1995 وغیرہ۔

راجستھان عدالت عالیہ کے D.B.W.P نمبری 93/115، 94/2324، 2347، 2621، 3696، 93/4702، 1949، 2126، سال 1994 کے فیصلے اور حکم سے۔

تیس رے، انیل بی دیوان، ارونیثور گپتا، سشیل کمار جین، کے ایس بھائی، بی این سنگھوی، سوریا کانت، (اندرامکوانا) ایڈوکیٹ (این پی)، بی ڈی شرما، راجیش، راج کمار۔ گپتا، ایچ پی شرما حاضر فریقین کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ کرپال، جسٹس کی طرف سے دیا گیا۔ اجازت دی گئی۔

خصوصی اجازت کے ذریعے ان ایپلوں میں جو قانون کا مشترکہ سوال پیدا ہوتا ہے وہ اس تاریخ سے متعلق ہے جس سے جے نارائن ویاس یونیورسٹی اور موہن لال سکھاڈیا یونیورسٹی کے اساتذہ کو نظر ثانی شدہ پنشن ادا کی جانی ہے جو 1.1.1986 اور 1.1.1990 کے درمیان سبکدوش ہوئے تھے۔

اگرچہ ان ایپلوں میں حقائق مماثل ہیں، تاہم اس فیصلہ کے مقصد کے لیے صرف دیوانی اپیل نمبرات 9710 تا 9717، سال 1995 اور خصوصی اجازت درخواست (S.L.P. (C)) نمبر 19231، سال 1996 کے حقائق کا حوالہ دینا کافی ہوگا، جو کہ 30 اگست 1994 کو ہائی کورٹ کے

ڈویژن بیچ کے فیصلے سے مانو ذہیں، جو دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 115/1993 میں فریقین کے مد مقابل دلائل کو میرٹ پر جانچنے کے بعد صادر کیا گیا تھا۔ مذکورہ فیصلہ ہائی کورٹ نے اس رٹ پٹیشن کو منظور کرتے ہوئے بھی اختیار کیا، جس سے دیوانی اپیل نمبر 9718، سال 1995 وجود میں آئی

1962 میں جو دھ پور یونیورسٹی ایکٹ 1962 نافذ کیا گیا۔ یونیورسٹی کے تدریسی عملے کے لیے شراکت دار پروویڈنٹ فنڈ کے قواعد وضع کیے گئے تھے اور ان پر کوئی پنشن اسکیم لاگو نہیں تھی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یونیورسٹی گرانٹ کمیشن نے 1983 میں ایک کمیٹی تشکیل دی جسے مہر ترا کمیٹی کے نام سے جانا جاتا ہے تاکہ تنخواہوں کے ڈھانچے اور یونیورسٹی اور کالج کے اساتذہ کی ملازمت کی شرائط کا بھی جائزہ لیا جاسکے۔

مہر ترا کمیٹی نے 1986 میں اپنی رپورٹ پیش کی، جس میں مختلف سفارشات شامل تھیں۔ یونیورسٹیوں اور کالجوں کے اساتذہ کے لیے پنشن۔ بمعہ۔ گریجویٹ اسکیم کو بڑھانے سے متعلق سفارشات میں سے ایک۔

مذکورہ سفارشات کے مطابق، 1986 میں جو دھ پور یونیورسٹی کے سٹڈی کیٹ (جو اب جے نارائن ویاس یونیورسٹی کے نام سے جانا جاتا ہے) کے ذریعے قراردادیں منظور کی گئیں اور یونیورسٹی میں پنشنری اسکیم متعارف کرانے کے لیے یونیورسٹی ایوان بالا کے ذریعے منظوری دی گئی۔ اس اسکیم کے مطابق، یونیورسٹی کے ملازمین کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ پروویڈنٹ فنڈ کے بدلے شراکت دار پروویڈنٹ فنڈ یا پنشن کا انتخاب کریں۔ پنشن کی ادائیگی کے لیے وضع کردہ مسودہ قوانین کو بھی منظوری دی گئی۔

چونکہ مجوزہ اسکیم کے مالی مضمرات تھے، اس لیے یونیورسٹی کو حکومت سے منظوری لینا پڑی۔ راجستھان حکومت کے محکمہ تعلیم نے اپنے خط کے ذریعے راجستھان یونیورسٹی، جے پور، جو دھ پور یونیورسٹی، جو دھ پور، ایم ایل سکھا ڈیا یونیورسٹی، ادے پور، اجمیر یونیورسٹی، اجمیر اور کوٹا اوپن یونیورسٹی، کوٹا کے وائس چانسلروں کو مطلع کیا کہ ریاستی حکومت نے ریاست کی یونیورسٹیوں میں پنشن اسکیم متعارف کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے مطابق جو دھ پور یونیورسٹی کی کابینہ نے 24.4.1991 پر پنشن اسکیم متعارف کرانے کے لیے سٹڈی کیٹ اور ایوان بالا کی قراردادوں کو

منظوری دی۔ اس کے بعد پنشن ضابطے 1990 اور جنرل پروویڈنٹ فنڈ ضابطے 1990 بنائے گئے اور ان تمام افراد سے اختیارات طلب کیے گئے جو 1.1.1990 کو یا اس کے بعد جو دھ پور یونیورسٹی کی ملازمت میں تھے تاکہ وہ اپنے اختیارات دیں کہ آیا وہ پروویڈنٹ فنڈ ضابطے کے تحت آنا چاہتے ہیں یا پنشن ضابطے، سال 1990 کے تحت آنا چاہتے ہیں۔

اس کے بعد راجستھان کی عدالت عالیہ میں کئی رٹ درخواستیں دائر کی گئیں۔ راجستھان یونیورسٹی کے سابق اساتذہ کی طرف سے دورٹ درخواستیں دائر کی گئیں جو 1.1.1986 سے پہلے سبکدوش ہوئے تھے جبکہ آٹھ رٹ درخواستیں ان لوگوں کی طرف سے دائر کی گئیں جو 1.1.1986 اور 1.1.1990 کے درمیان سبکدوش ہوئے تھے۔

عدالت عالیہ کے سنگل جج نے مذکورہ بالا تمام رٹ درخواستوں کی اجازت دی اور ہدایت کی کہ نظر ثانی شدہ پنشن اسکیم تمام درخواست گزاروں پر لاگو کی جانی چاہیے جن میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو 1.1.1986 سے پہلے سبکدوش ہوئے تھے۔ اس کے بعد ڈویژن بنچ کے سامنے اپیلیں دائر کی گئیں جس نے 30.8.1994 کے فیصلے کے ذریعے فیصلہ دیا کہ نظر ثانی شدہ پنشن اسکیم صرف ان ملازمین پر لاگو ہونی چاہیے جو 1.1.1986 اور 1.1.1990 کے درمیان سبکدوش ہوئے تھے۔

جیسا کہ پہلے ہی اوپر دیکھا گیا ہے، ڈویژن بنچ کے مذکورہ فیصلے کے بعد موہن لال سکھاڈیا یونیورسٹی، ادے پور کے سبکدوش ڈیونورسٹی اساتذہ کی طرف سے دائر ڈی بی دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 3489، سال 1993 میں دیوانی اپیل نمبر 9718، سال 1995 سامنے آیا۔

اپیل گزاروں کی جانب سے اہم دلائل کو سی اے 9718، سال 1995 میں سینئر فاضل وکیل شری تپاس رے نے پیش کیا۔ انہوں نے عدالت عالیہ کے مشاہدات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مہر و تراکمیٹی نے 1986 میں اپنی سفارشات پیش کی تھیں اور یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ اور ایوان بالانے ان ملازمین کو پنشن دینے کی منظوری دی تھی جو 1.1.1986 کے بعد سبکدوش ہوئے تھے، اور اس کی کوئی وجہ نہیں تھی کہ پنشن کے ضوابط کو 1.1.1990 سے نافذ کیوں کیا جانا چاہیے تھا۔ شری رے نے دعویٰ کیا کہ عدالت عالیہ نے اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا کہ پنشن کے ضابطے جو تیار کیے گئے تھے اور ریاست راجستھان کے فیصلے کے پیش نظر 16.4.1991 سے نافذ کیے گئے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تاریخ، جب پنشن اسکیم کو لاگو کیا جانا تھا، ایک حکمت عملی معاملہ تھا، حکومت نے حکمت

عملی کے معاملے کے طور پر فیصلہ کیا ہے کہ راجستھان کی تمام یونیورسٹیاں 1.1.1990 سے پنشن متعارف کروائیں گی، مذکورہ فیصلے کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا، اسے پیش کیا گیا تھا۔

مسٹر رے نے ریاست مغربی بنگال و دیگر اہم ریاستوں کے وزیر اعلیٰ، [1993] 4 ایس سی سی 62 اور یونین آف انڈیا بنام پی این مینن و دیگر اہم ریاستوں، [1994] 4 ایس سی سی 68 میں اس عدالت کے فیصلوں کی طرف توجہ مبذول کرائی اور دلیل دی کہ عدالت عالیہ مذکورہ بالا فیصلوں کے تناسب پر عمل نہ کرنے میں غلطی کا شکار ہوئی جس میں واضح طور پر کہا گیا تھا کہ پنشن کے فوائد دیتے وقت ایک مخصوص آخری تاریخ طے کی جاسکتی ہے۔

رتن بہاری مقدمہ (اوپر) میں کلکتہ کارپوریشن نے ایک پروویڈنٹ فنڈ اسکیم نافذ کی تھی۔ 1977 میں پنشن اسکیم متعارف کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔ تین رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی اور 1 اس کی سفارشات کے مطابق، جسے حکومت نے کچھ ترامیم کے ساتھ قبول کر لیا۔ پنشن کے ضابطے 1982 میں بنائے گئے تھے۔ ان ضوابط کو 1.4.1977 پر اور اس سے اثر دیا گیا۔ 1.4.1977 کی تاریخ طے کرنے کو کلکتہ میونسپل کارپوریشن کے کچھ اراکین نے چیلنج کیا تھا جو 1.4.1977 سے پہلے سبکدوش ہو چکے تھے۔ کلکتہ عدالت عالیہ نے رٹ درخواستوں کی اجازت دیتے ہوئے کہا کہ 1.4.1977 کی تاریخ، جب سے پنشن کے ضابطے نافذ ہونے والے تھے، غیر مستحکم اور کالعدم تھی۔ ایپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، اور رٹ درخواستوں کو خارج کرتے ہوئے، اس عدالت نے ان وجوہات کا جائزہ لیا کہ تاریخ 1.4.1977 کیوں مقرر کی گئی ہے اور پھر اس کا مشاہدہ مندرجہ ذیل ہے:

"اب، یہ ریاست یا کارپوریشن کے لیے کھلا ہے، جیسا کہ معاملہ ہو، ملازمت کی شرائط کو یکطرفہ طور پر تبدیل کرنے کے لیے۔ اختتامی فوائد کے ساتھ ساتھ پنشن کے فوائد ملازمت کی شرائط تشکیل دیتے ہیں۔ آجر کے پاس تنخواہوں اور / یا تنخواہ کے پیمانے کے ساتھ ساتھ اختتامی فوائد / پنشنری فوائد پر نظر ثانی کرنے کا بلاشبہ اختیار ہے۔ تنخواہ کے پیمانے یا اختتامی فوائد / پنشنری فوائد پر نظر ثانی، جیسا بھی معاملہ ہو، جس تاریخ سے نافذ ہوگی، اس کی وضاحت کرنے کا اختیار مذکورہ اختیار کے مطابق ہے۔ جب تک اس طرح کی تاریخ معقول طریقے سے متعین کی جاتی ہے، یعنی، اسی طرح کے افراد کے درمیان امتیازی سلوک کیے بغیر، عدالت کی طرف سے اس سلسلے میں کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا جاتا ہے۔"

پی این مینن مقدمہ (اوپر) میں گریجویٹ اور پنشن کی ادائیگی کے لیے آخری تاریخ طے کرنے کے حوالے سے ایک بار پھر سوال پیدا ہوا۔ اس صورت میں آخری تاریخ جو طے کی گئی تھی، 30.9.1977 تھی۔ ایپلوں کی اجازت دیتے ہوئے اور مذکورہ تاریخ کے تعین کے چیلنج کو پسپا کرتے ہوئے، صفحات 73-74 پر اس کا مشاہدہ ذیل میں کیا گیا:

"جب بھی حکومت یا کوئی اتھارٹی، جسے آئین کے آرٹیکل 12 کے معنی میں ریاست قرار دیا جاسکتا ہے، ان افراد کے لیے ایک اسکیم تیار کرتی ہے جنہوں نے بہت سی رکاوٹوں کی وجہ سے ملازمت سے سبکدوش ہو چکے ہیں، تو سب کے لیے یکساں فوائد کو بڑھانا ہمیشہ ممکن نہیں ہوتا، قطع نظر پیرانہ سالی کی تاریخوں کے۔ اس طرح سبکدوشی کے بعد کے فوائد کے حوالے سے کوئی بھی نظر ثانی شدہ اسکیم، اگر آخری تاریخ کے ساتھ نافذ کی جاتی ہے، جسے آئین کے آرٹیکل 14 کی روشنی میں معقول اور عقلی قرار دیا جاسکتا ہے، تو اسے غلط قرار دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اندازے سے یا بغیر کسی خاص وجہ کے کوئی تاریخ چننے کے مترادف نہیں ہوگا، جیسا کہ اس عدالت نے ڈی آر نیم بنام یونین آف انڈیا کے معاملے میں سنیا رٹی کے تعین کے سلسلے میں کہا تھا۔ جب بھی کوئی نظر ثانی ہوتی ہے، تو آخری تاریخ لازمی ہو جاتی ہے کیونکہ حکومت کے پاس دستیاب مالی وسائل کے اندر فائدہ کی اجازت دینی ہوتی ہے۔"

اس نے صفحہ 75 پر ایک بار پھر اس بات کا اعادہ کیا کہ "نہ صرف پنشن کے فوائد پر نظر ثانی کے معاملات میں، بلکہ تنخواہ کے پیمانے پر نظر ثانی کے حوالے سے بھی، فوائد میں توسیع کے لیے کسی معقول معقول بنیاد پر آخری تاریخ طے کرنی ہوگی۔"

موجودہ مقدمے میں مذکورہ بالا فیصلوں کے تناسب کو لاگو کرتے ہوئے، ہمیں عدالت عالیہ کے لیے 1.1.1990 کے بدلے 1.1.1986 کی اس تاریخ کو تبدیل کرنے کا کوئی جواز نہیں ملتا ہے۔ یہ واضح ہے کہ پنشن اسکیم متعارف کرانے کے لیے، جس میں مالی مضمرات کا تصور کیا گیا تھا، راجستھان حکومت کی منظوری درکار تھی۔ راجستھان کی مختلف یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کو لکھے گئے 16.4.1991 کے خط میں یہ درج ذیل کہا گیا تھا:

"مذکورہ موضوع کے حوالے سے ہدایت کے مطابق ریاستی حکومت نے 1.1.1990 سے ریاست کی یونیورسٹیوں میں پنشن اسکیم متعارف کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں ریاستی قانون سازی نے یونیورسٹی پنشن قواعد اور جنرل پروویڈنٹ فنڈ قواعد کو منظور کیا ہے لہذا، اس خط کے ساتھ

یونیورسٹی پنشن ضابطے اور جنرل پروویڈنٹ فنڈ ضابطے کی ایک نقل منسلک کر کے، یہ درخواست کی جاتی ہے کہ یونیورسٹی کے مجاز ادارے یا سنڈیکیٹ کی منظوری حاصل کر کے، ان ضابطے کو یونیورسٹی میں مل کر نافذ کیا جائے اور نفاذ سے متعلق ضروری معلومات سے آگاہ کیا جائے۔"

سنڈیکیٹ اور یونیورسٹیوں کی ایوان بالانے، جب انہوں نے 1986 میں اپنی سفارشات ارسال کی تھیں، کسی مخصوص تاریخ کا ذکر نہیں کیا تھا جس سے پنشن اسکیم کو لاگو کیا جانا تھا۔ ان کی سفارشات منظوری سے مشروط تھیں۔ ریاستی قانون سازی کی جانب سے یونیورسٹی پنشن قواعد اور جنرل پروویڈنٹ فنڈ قواعد کو منظور کرنے کے بعد حکومت کی جانب سے منظوری دی گئی۔ حکومت نے عدالت عالیہ کے سامنے اپنے بیان حلفی میں کہا تھا کہ 1.1.1990 کی آخری تاریخ کا جواز "مکمل طور پر اقتصادی" تھا۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ آخری تاریخ طے کرتے وقت ادائیگی کی صلاحیت متعلقہ یا درست غور نہیں ہے۔ یونیورسٹی، 1991 میں، پنشن کے ضوابط کو درست طریقے سے تشکیل دے سکتی ہے تاکہ ممکنہ طور پر لاگو کیا جاسکے۔ تاہم، اس نے پنشن کے ضوابط کو پس منظر سے چلنے کے مالی اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے ملازمین کی ایک بڑی تعداد کا احاطہ کرنے کے لیے انہیں محدود پس منظر پیش کرنے کا انتخاب کیا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ 1.1.1990 پر یا اس کے بعد سبکدوش ہونے والے ملازمین پنشن یا پروویڈنٹ فنڈ حاصل کرنے کا اختیار استعمال کر سکیں گے۔ ضابطوں کو ماضی سے متعلق بنانے کا مالی اثر آخری تاریخ طے کرتے وقت واحد غور ہو سکتا ہے۔ ہماری رائے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ آخری تاریخ من مانی طور پر یا بغیر کسی وجہ کے طے کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشنوں کی اجازت دینے اور 1.1.1986 کی تاریخ کو 1.1.1990 کے لیے تبدیل کرنے میں واضح طور پر غلطی کی تھی۔

مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے دیوانی اپیل نمبری 9717-9710، سال 1995 میں پیش ہونے والے سینئر ایڈووکیٹ مسٹر انیل بی دیوان نے دلیل دی کہ یونیورسٹی نے فیصلے کو نافذ کرنے کے لیے وقت کی توسیع کی درخواست کی تھی اور اسے خاص طور پر جب یونیورسٹی اپیل میں نہیں آئی تھی تو اس فیصلے کو قبول کرنے کے طور پر سمجھا جانا چاہیے اور اس لیے قانون کے سوال پر اس عدالت کا جو بھی فیصلہ ہو، فیصلے کا فائدہ ان کے مؤکلوں کو دیا جانا چاہیے جو 1.1.1986 سے 1.1.1990 کے درمیان سبکدوش ہوئے تھے۔

یہ سچ ہے کہ یونیورسٹی نے کوئی اپیل دائر نہیں کی ہے لیکن ریاست راجستھان نے عدالت عالیہ کے فیصلے کی درستگی کو چیلنج کیا ہے اور اپیل کنندہ کی جانب سے بار میں اس کی نمائندگی کی گئی تھی کہ صرف اختیارات طلب کیے گئے تھے اور فیصلے کو نافذ نہیں کیا گیا تھا اور ان ملازمین کو کوئی پنشن نہیں دی گئی ہے جو 1.1.1986 سے 1.1.1990 کے درمیان سبکدوش ہوئے ہیں۔ یونیورسٹی کے وکیل نے کہا کہ چونکہ ریاست راجستھان نے اپیل دائر کی تھی، اس لیے یونیورسٹی نے اپنا ایک دائر نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس لیے ہمیں کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ یہ فیصلہ ان تمام ملازمین پر لاگو کیوں نہیں ہونا چاہیے جو 1.1.1990 سے پہلے سبکدوش ہو چکے تھے کیونکہ یہ نہیں مانا جاسکتا کہ یونیورسٹی نے عدالت عالیہ کے فیصلے کی درستگی کو قبول کر لیا ہے۔

مذکورہ بحث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یونیورسٹیوں کا حکمت عملی فیصلہ، جس میں پنشن کے ضوابط کو 1.1.1990 سے لاگو کیا گیا ہے، من مانی یا غلط نہیں دکھایا گیا ہے۔ اس کے مطابق اپیلوں کی اجازت ہے اور عدالت عالیہ کے فیصلوں کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور جواب دہندگان کی طرف سے دائر ٹپیشنوں کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیلیں منظور کی گئی۔